سُوْرَۃُ صٓ

تعارف: سورۂ صٓ مکی سورت ہے۔ سورت کے شروع میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ سابقہ نافرمان قوموں کے بُرے انجام کا تذکرہ کر کے نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والوں کو خبردار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سورت کے اختتام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت اور ان کے معجزات کا ذکر فرما کر ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیئے گئے ہیں۔

شانِ نزول:

سورت کی ابتدائی آیات کا پس منظر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب جب ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ مشورہ یہ ہوا کہ ابو طالب بیمار ہیں، اگر وہ اس دنیا سے گزر گئے اور اس کے بعد ہم نے محمد (ﷺ) کو ان کے نئے دین سے باز رکھنے کے لئے کوئی سخت اقدام کیا تو عرب کے لوگ ہمیں یہ طعنہ دیں گے کہ جب تک ابو طالب زندہ تھے، اس وقت تک تو یہ لوگ محمد (ﷺ) کا کچھ نہ بگاڑ سکے، اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کو ہدف بنالیا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ابو طالب کی زندگی ہی میں ان سے محمد (ﷺ) کے معاملہ کا تصفیہ کرلیں تاکہ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں۔

چنانچہ یہ لوگ ابو طالب کے پاس پہنچے، اور جا کر ان سے کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتا ہے آپ انصاف سے کام لے کر اس سے کہیئے کہ وہ جس خدا کی چاہے عبادت کرے، لیکن ہمارے معبودوں کو کچھ نہ کہے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ کو مجلس میں بلوایا، اور آپ ﷺ سے کہا کہ بھتیجے! یہ لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کو بُرا کہتے ہو۔ تم انہیں ان کے مذہب پر چھوڑ دو۔

بالآخر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "چچا جان! کیا میں انہیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" ابو طالب نے کہا: "وہ کیا چیز ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلوانا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سارا عرب ان کے آگے سرنگوں ہو جائے اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں" اس پر ابو جہل نے کہا: "بتاؤ وہ کلمہ کیا ہے؟ تمہارے والد کی قسم! ہم ایسا ایک کلمہ نہیں دس کلمے پڑھنے کو تیار ہیں" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "بس لا الہ الا اللہ کہہ دو" یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک کو اختیار کرلیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔" اس موقع پر سورۂ صٓ کی یہ آیات نازل ہوئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے	میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

صٓ اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

پس وہ پکارنے لگے مگر وہ وقت رہائی کا نہ تھا۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے خبردار کرنے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝٥

یہ تو ایک بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس (نبی ﷺ) نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا بے شک یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ

اور ان کے سردار اُن کے پاس سے (یہ کہتے ہوئے) اُٹھ کر چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧

یقیناً اس بات میں (اس شخص کی) کوئی (ذاتی) غرض ہے۔ یہ بات تو ہم نے پچھلے دین میں بھی نہیں سنی بے شک یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔

ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ

کیا ہم سب میں سے اِنہی پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا ہے؟ بلکہ وہ میرے ذکر کے بارے میں ہی شک میں پڑے ہیں

بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝٩

بلکہ انہوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ جو بہت غالب ہے بہت عطا فرمانے والا ہے۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۣ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝١٠

یا ان کے پاس بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (اگر ایسا ہے) تو ان کو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢

ایک (چھوٹا سا) لشکر ہے لشکروں میں سے جو اس جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ان سے پہلے بھی جھٹلایا تھا قوم نوح (علیہ السلام) نے اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اور (قوم) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ والوں (یعنی قوم شعیب علیہ السلام) نے (بھی جھٹلایا) یہی وہ لشکر ہیں۔ ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا

فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا یَنْظُرُ هٰۗؤُلَاۗءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ ع ١٤

پس میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا۔ اور یہ لوگ صرف ایک سخت چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی وقفہ نہ ہو گا۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ

اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی جلدی دے دے۔ آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧

اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کیجیے جو بڑی قوت والے تھے بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لئے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح و شام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے

كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٩ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وہ سب اسی (اللہ) کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔ ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَفَصۡلَ الۡخِطَابِ ۝۲۰ وَهَلۡ اَتٰىكَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ۝۲۱

اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ اور کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ دیوار کُود کر (داؤد علیہ السلام کی) عبادت گاہ میں داخل ہو گئے۔

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ خَصۡمٰنِ

جب وہ داؤد (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ (داؤد علیہ السلام) ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا گھبرایئے نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریق ہیں

بَغٰى بَعۡضُنَا عَلٰى بَعۡضٍ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ وَاهۡدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجئے اور ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیجئے۔

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِىۡ لَهٗ تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِىَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكۡفِلۡنِيۡهَا

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دُنبی ہے تو یہ کہتا ہے یہ (بھی) میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِىۡ فِى الۡخِطَابِ ۝۲۳ قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ

اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یقیناً اس نے تم پر ظلم کیا تمہاری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اور بے شک اکثر شریک

لَيَبۡغِىۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ

یقیناً ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں

السجدۃ

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝۲۴

اور داؤد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ (اس مقدمہ سے) ہم نے ان کی آزمائش کی ہے پس انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور سجدہ میں گر پڑے اور انہوں نے رجوع کیا۔

فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۝۲۵ يٰدَاوٗدُ

تو ہم نے ان (کی غلطی) کو معاف فرما دیا اور یقیناً ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قُرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (ہم نے فرمایا) اے داؤد!

اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى

بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے اور خواہش کی پیروی نہ کیجئے

فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ

تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی بے شک جو اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے

ع ۱۲

بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ الۡحِسَابِ ۝۲۶ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ

اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔ اور ہم نے پیدا نہیں فرمایا آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار یہ تو صرف کافروں کا خیال ہے

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنَ النَّارِ ۝۲۷ اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پس کافروں کے لئے (جہنم کی) آگ سے تباہی ہے۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

كَالۡمُفۡسِدِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۖ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِيۡنَ كَالۡفُجَّارِ ۝۲۸ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ مُبٰرَكٌ

ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو بُرے لوگوں جیسا کر دیں گے؟ (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے، بہت بابرکت ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) عطا فرمائے

نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾

بہت اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب شام کے وقت ان کے سامنے پیش کئے گئے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾

تو (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں پسند کرتا ہوں مال (گھوڑوں) کی محبت کو اپنے رب کی یاد کے لئے یہاں تک کہ (گھوڑے) پردے میں چھپ گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾

(پھر فرمایا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ تو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (ہاتھ) پھیرنا شروع کر دیا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ

اور یقیناً ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش فرمائی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ انہوں نے عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو بے شک آپ ہی بہت عطا فرمانے والے ہیں۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ

تو ہم نے ہوا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ ان کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جہاں (بھی) وہ پہنچنا چاہتے۔ اور شیاطین (جنات) کو (بھی قابو میں کر دیا)

كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا

وہ سب عمارتیں بنانے والے اور (قیمتی پتھروں کے لئے) غوطہ لگانے والے تھے۔ اور دوسرے بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری عطا ہے

فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع ۳/۱۴

پس (اب چاہیں) کسی پر احسان کریں یا اپنے پاس رکھیں کوئی حساب نہیں۔ اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کیجئے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً شیطان نے مجھے بڑی اذیت اور تکلیف پہنچائی ہے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ

(ہم نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریئے یہ نہانے اور پینے کے لئے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے عطا فرمائے

وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیہ السلام کو عطا فرما دیئے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لئے نصیحت کے طور پر۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ

اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجئے اور اس سے ماریئے اور قسم نہ توڑیئے بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا بہت اچھے بندے تھے

NOT FOR SALE

اہم نکات

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ اور ہمارے بندوں کو یاد کیجیے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کو جو بڑی قوت والے اور بصیرت رکھنے والے تھے

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

بے شک ہم نے انہیں چُن لیا تھا (ان کی) ایک خاص صفت (آخرت کے) گھر کی یاد کی وجہ سے۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

چُنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ اور یاد کیجیے اسماعیل (علیہ السلام) کو اور الیسع (علیہ السلام) کو اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

یہ نصیحت ہے اور یقیناً پرہیز گاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

وہ ان میں تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے وہ ان میں بہت سے پھل اور مشروب طلب کریں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ۭ

یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن کے لئے۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ یہ (پرہیز گاروں کا انجام تھا)

وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

اور سرکشوں کے لئے بہت ہی بُرا ٹھکانا ہوگا۔ جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ بہت بُری جگہ ہے۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

یہ ہے کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ پس وہ اس کے مزے چکھیں۔ اور اسی شکل کے اور بھی طرح طرح کے (عذاب) ہوں گے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے ان کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی بے شک یہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو تمہارے لئے کوئی خوشی نہیں تم ہی تو یہ (انجام) ہمارے سامنے لائے ہو پس وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جو اس (عذاب) کو ہمارے سامنے لایا ہے پس اسے آگ میں دُگنا عذاب دیجیے۔ اور وہ کہیں گے

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا

ہمیں کیا ہوا ہے؟ ہم (اُن) لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے یونہی ان کا مذاق بنائے رکھا

ع
اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ڰ

یا ہماری آنکھیں اُن سے پھر گئیں؟ بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں جھگڑنا یقیناً حق ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے سب پر غالب ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

آپ فرمادیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ تم اس سے منہ موڑتے ہو۔ (ان سے فرمادیجئے) مجھے تو عالم بالا (کے فرشتوں) کے متعلق کچھ علم نہ تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔ (یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا

اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

کہ بے شک میں بنانے والا ہوں مٹی سے ایک انسان۔ پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾

تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ

(اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تو (آدم علیہ السلام کو) سجدہ نہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تو نے تکبر کیا؟

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾

یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ

(اللہ نے) فرمایا تو یہاں سے نکل جا بے شک تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی بدلے کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا اے میرے رب،

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾

پس تو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لئے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا پس بے شک تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔ (ابلیس نے) کہا پس تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ

سوائے ان کے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ تو میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے

وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔

ع ٥ ٢٤

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾

یہ قرآن تو تمام جہان (والوں) کے لئے نصیحت ہے۔ اور کچھ مدت بعد تمہیں اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم سراسر نصیحت ہے جبکہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (آیات: ۲-۱)

۲- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (آیت: ۴)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا دنیا و آخرت میں بُرا انجام ہوتا ہے۔ (آیات: ۱۲-۱۴)

۴- اس کائنات میں اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنا مقصدِ زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۲۷)

۵- اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی اور گناہ گار برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کو انعام عطا فرمائے گا اور گناہ گاروں کو سزا دے گا۔ (آیت: ۲۸)

۶- قرآنِ حکیم کو سمجھنے کے ۲ درجے ہیں۔ ایک تدبُّر یعنی قرآنِ حکیم کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکُّر یعنی قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنا۔ (آیت: ۲۹)

۷- ہمیں مشکلات اور بیماریوں میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیئے۔ وہی مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔ (آیات: ۴۱-۴۴)

۸- اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔ ہمیں دنیا کی عارضی نعمتوں کے بجائے جنت کی دائمی نعمتوں کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۵۲)

۹- قیامت کے دن دین سے غافل لیڈر اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لئے زیادہ عذاب کی بددعائیں کریں گے۔ (آیات: ۵۹-۶۳)

۱۰- شیطان ہمارا دشمن ہے جو ہمیں گمراہ کرنا چاہتا ہے ہمیں بھی اسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔ (آیات: ۷۵-۸۵)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ صٓ کے پہلے رکوع میں قریش کی طرف سے آپ ﷺ پر (معاذ اللہ) کیا تہمت لگائی گئی؟

(الف) آپ ﷺ شاعر ہیں (ب) آپ ﷺ کاہن ہیں (ج) آپ ﷺ جھوٹے جادوگر ہیں

(۲) اس سورت میں اللہ ﷻ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کس نعمت سے محبت کا ذکر فرمایا ہے؟

(الف) بھیڑوں (ب) گھوڑوں (ج) اونٹوں

(۳) کس نبی علیہ السلام نے بیماری میں اللہ ﷻ کو پکارا تو اللہ ﷻ نے ایک میٹھے پانی کے چشمے کے ذریعہ انہیں صحت عطا فرمائی؟

(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت ایوب علیہ السلام (ج) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

(۴) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ شیطان نے انسانوں سے متعلق اپنے کس عزم کا اظہار کیا؟

(الف) میں ان سب کو گمراہ کردوں گا (ب) میں ان سے جھوٹے وعدے کروں گا (ج) میں ان سے گناہ کراؤں گا

(۵) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ آپ ﷺ کی کیا صفتِ شان بیان کی گئی ہے؟

(الف) آپ ﷺ بدلہ لینے والوں میں سے نہیں ہیں (ب) آپ ﷺ غصہ کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

(ج) آپ ﷺ تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ صٓ کے پہلے رکوع کی روشنی میں رسولوں کا انکار کر کے تباہ و برباد ہونے والی قوموں کی نشاندہی کریں؟

۲- سورۂ صٓ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے دو جھگڑنے والے کیا مقدمہ لے کر آئے؟

۳- اس سورت کے تیسرے اور چوتھے رکوع کی روشنی میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی دعائیں اور ان کے معجزات تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

۴- سورۂ ص کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جنت کی کوئی سی پانچ نعمتوں اور جہنم کے کوئی سے تین عذابوں کا ذکر کیجیے؟

۵- سورۂ ص کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی کیا وجہ بیان کی؟

گھریلو سرگرمی

۱- قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس قرآنِ حکیم میں سات بار بیان ہوا ہے ان مقامات کو تلاش کر کے حوالہ مندرجہ ذیل جدول میں لکھیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت آغاز	آیت اختتام
۱	ص	۷۱	۸۵

۲- حضرت ایوب علیہ السلام کے قصہ پر غور و فکر کر کے ہر آیت کے حوالہ سے کم از کم تین رہنما اصول تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: ____________ دستخط والدین بمع تاریخ: ____________